مغفرتِ ذنب

ڈاکٹر صاحبزادہ
ابوالخیر محمد زبیر

مغفرت ذنب

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

رکن الاسلام پبلیکیشنز
آزاد میدان ھیرآباد حیدرآباد

کتاب ... مغفرت ذنب

مصنف ... صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر

کمپوزنگ ... صاحبزادہ فائز محمود

اشاعت اول ... ۱۹۹۸ء/۱۴۱۹ھ

قیمت ... ________

ناشر ... رکن الاسلام پبلیکیشنز

آزاد میدان ہیرآباد حیدرآباد

فہرست

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھندو پاک میں جہاں قادیانیت، خارجیت، پرویزیت جیسے نئے نئے فرقے پیدا ہوئے۔ وہاں ایک اور خطرناک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جارہی ہے۔ اور جس طرح بعض فرقوں نے اللہ تعالی کی توحید اور اس کی عظمت کی آڑ میں اسکے پیارے نبیوں کی گستاخیاں کیں اسی سے ملتا جلتا طریقہ اس نئے فرقے میں بھی اختیار کیا جارہا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کی آڑ میں بڑے بڑے نبیوں ولیوں اور صحابہ کو گستاخ بے ادب اور کافر بنایا جارہا ہے۔ مثلاً اس فرقے کا عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ آیۃ مبارکہ لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر میں جو ذنب کی نسبت اللہ تعالی نے حضور کی طرف دی ہے۔ اسکا ترجمہ اور تشریح کرتے وقت خواہ ذنب کے کوئی سے بھی معنی لیے جائیں اسکی کوئی سی بھی تاویل کی جائے بہر حال لفظ ذنب یا اسکا ترجمہ گناہ، یا خطاء وغیرہ سے کر کے اسکی نسبت حضور کی طرف قائم رکھنا یہ غلط ہے بلکہ سنگین بے ادبی گستاخی جہالت اور گمراہی ہے ایسا کرنے والا نبی کا گستاخ اور کافر ہے، توہین رسالت کی جو سزا ہے وہ اسپر نافذ کی جائے گی، جہنم اسکا مقدر ہے، آخرت اسکی برباد ہوگئی، عبد اللہ بن ابی کیساتھ اسکا حشر ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

حالانکہ ذنب کی تاویل کرتے ہوئے اسکی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے الوالعزم نبی معصوم نے بھی دی ہے۔۔۔۔ خود حضور نے اپنی طرف نسبت دی ہے۔۔۔۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے دی ہے۔۔۔۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ نے دی ہے۔۔۔۔ امام غزالی نے دی ہے۔۔۔۔ امام رازی نے دی ہے۔۔۔۔ امام عسقلانی نے دی ہے۔۔۔۔ امام قسطلانی نے دی ہے۔۔۔۔ علامہ سیوطی نے دی۔۔۔۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے دی ہے۔۔۔۔ اسکے علاوہ سینکڑوں مفسرین و محدثین نے حضور کی طرف یہ نسبت دی ہے

توگویا اس فرقے کے اس نظریہ کی رو سے معاذاللہ ثم معاذاللہ یہ تمام انبیاء صحابہ اولیاء مفسرین محدثین سب کافر ہوگئے، انکا جہنم مقدر ہوگیا، انکی آخرت برباد ہوگئی، انکا عبداللہ بن ابی جیسا حشر ہوگا۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔

اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ یہ فتوی جاری کرنے والوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ صرف انبیاء و اولیاء اور مفسرین و محدثین ہی نہیں بلکہ جس شخصیت کو وہ سب سے زیادہ قابل احترام سمجھتے ہیں اور جس کی محبت میں وہ یہ سب فتوے نافذ کر رہے ہیں یعنی اعلحضرت فاضل بریلوی رح اور انکے والد گرامی وہ خود اس فتوی کی زد میں آکر کافر قرار پارہے ہیں۔ کیونکہ اعلحضرت فاضل بریلوی کے کلام میں بھی دوسرے مقامات پر ذنب کا تعلق حضور سے ثابت ہورہا ہے (جیسا کہ تفصیل آگے آرہی ہے)۔۔۔۔ یہی نہیں بلکہ اعلحضرت کے والد گرامی حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب رح کے کلام میں تو ذنب کے معنی گناہ سے کرکے اسکی نسبت حضور کی طرف ثابت ہورہی ہے۔ ۔۔۔۔۔ جبکہ علامہ فضل حق خیر آبادی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی شاہ ولی اللہ شاہ عبدالقادر شاہ رفیع الدین مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی مفتی اعظم ہند مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب۔ غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رح علامہ محمد عمر اچھروی علامہ محمد شفیع اکاڑوی۔ رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین علامہ غلام رسول رضوی علامہ اشرف سیالوی دامت برکاتہم کے تراجم اور کلام میں بھی ذنب یا اسکے معنی لفظ گناہ یا خطاء سے کرکے تاویل کرتے ہوئے اسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔ تو کیا معاذاللہ اعلحضرت فاضل بریلوی انکے والد گرامی مولانا نقی علی خاں صاحب انکے خاص خلیفہ علامہ فضل حق خیر آبادی شیخ عبدالحق محدث دھلوی شاہ ولی اللہ مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب مخدوم جہانگیر سمنانی حضرت غزالی زماں اور دیگر مندرجہ بالا اکابر علماء و فقہاء یہ سب کے سب کافر ہوگئے؟ کیا انکی آخرت بھی برباد ہوگئی کیا انکا بھی جہنم مقدر ہوگیا؟ معاذاللہ۔ اس فرقے کے اس نظریہ پر اور فتوی پر اتنی حیرت نہیں جتنی اس بات پر ہے کہ اس ملحدانہ فتوی کی تائید و تعریف اور تصدیق بعض اہلسنت والجماعت کے سادہ لوح علماء سے بھی ہوگئی ہے اور وہ بھی عشق رسول کے نعرہ میں

آکر اس مکروہ اور خطرناک فرقے کے دام فریب میں آگئے ہیں۔ اور اس قسم کی کافرانہ اور ملحدانہ باتوں کی تعریف و تصدیق کر بیٹھے ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ عشق مصطفے کی آڑ میں نبیوں اور ولیوں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار اور تمام مفسرین و محدثین حتی کے اعلحضرت اور انکے والد گرامی کو کافر بناکر کس طرح لوگوں کے ایمان برباد کرنے کی سازش کی جارہی ہے اور ایک نئے خطرناک فرقے کو جنم دے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کا کیسا خطرناک منصوبہ بنایا جارہا ہے۔

عصمت انبیاء کا تحفظ:-

یہ فرقہ عوام کو تو یہ کہہ کر بیوقوف بنالیتا ہے کہ اس آیت کا ترجمہ یا تشریح کرتے وقت اگر ذنب یا اس کے معنی گناہ، خطاء سے کرتے ہوئے اسکی نسبت حضور کی طرف برقرار رکھی گئی تو اس سے عصمت انبیاء کا مسلمہ عقیدہ مجروح ہوجائیگا۔ لیکن وہ علماء جن کی احادیث و تفاسیر پر وسیع نظر ہے وہ انکے دام و فریب نہیں آسکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مفسرین نے یہاں ذنب اور گناہ کی ایسی ایسی تاویلیں کی ہیں کہ اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر ان الفاظ کی نسبت حضور کی طرف کی جائے تو اس سے عصمت انبیاء پر ذرہ برابر کوئی آنچ نہیں آتی بلکہ اس سے حضور کی عظمت و شان مزید آشکارا ہوتی ہے۔ (جیسا کہ اس کی تفصیل کتاب میں آگے آرہی ہے۔) حتی کے ایک معنی تو مفسرین نے ایسے بیان کیے ہیں کہ اس کے لحاظ سے اس آیت میں ذنب یا اس کے معنی گناہ سے کرتے ہوئے اسکی نسبت حضور کی طرف کرنے سے عصمت انبیاء کے خلاف نہ صرف یہ کہ کوئی معنی ظاہر نہیں ہورہے بلکہ اس کے برعکس عصمت امام الانبیاء کا اعلان ہورہا ہے۔ اور اس تفسیر کی روشنی میں اس آیت کا ترجمہ یوں ہوگا

تاکہ اللہ تعالی بچالے اور محفوظ فرمالے آپکو آپ کے اگلے اور پچھلے گناہوں سے۔

اب یہاں ذنب کی نسبت جو قرآن میں حضور کی طرف دی گئی ہے اس نسبت میں اپنی طرف سے کوئی تغیر و تبدل بھی نہیں کرنا پڑا وہ قرآنی نسبت بھی بدستور حضور کی طرف برقرار رہی اور عصمت انبیاء پر کوئی حرف آنے کے بجائے عصمت امام الانبیاء کا

محفوظ ہی نہیں بلکہ واضح الفاظ میں اسی آیت کے اندر اسکا اعلان بھی ہو گیا۔

دوسرا عقیدہ:-

اس فرقے کا دوسرا عقیدہ جو انکی باتوں سے پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ انکے نزدیک اعلحضرت فاضل بریلوی کا مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر ہے کیونکہ جب اس فرقے کے سامنے یہ بات رکھی جاتی ہے کہ آیۃ مبارکہ " لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر " کا یہ ترجمہ کرنا کہ " تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے " یہ حدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اس آیۃ مبارکہ کے متعلق صحابہ نے حضور سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! اللہ تعالی نے یہ تو بیان کر دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا۔ لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟ اس پر اگلی آیۃ مبارکہ " لیدخل المؤمنین والمؤمنات " نازل ہوئی (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، مسند احمد، تفسیر کبیر، روح البیان، تفسیر مظہری، تفسیر ساوی، تفسیر در منثور) اس صحیح حدیث مبارک میں صحابہ کرام کا اس آیۃ کے متعلق یہ فرمانا کہ " یہ تو اللہ نے بیان کر دیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا " اور پھر اپنے متعلق سوال کرنا کہ " ہمارے ساتھ کیا ہوگا "۔ یہ نص صریح ہے اس بات پر کہ اس آیت میں حضور ہی کی مغفرت مراد ہے۔ اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت ہرگز مراد نہیں لہذا اب اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اگلوں اور پچھلوں کی مغفرت مراد لینا یہ اس حدیث کے صریح خلاف ہے۔ (اس کے علاوہ اور بھی کئی احادیث کے یہ ترجمہ خلاف ہے جسکی تفصیل آگے آرہی ہے) چنانچہ جب یہ احادیث مبارکہ انکو سنائی جاتی ہیں تو اسکے سننے کے باوجود اس فرقے کے لوگوں کا اصرار یہی ہوتا ہے کہ کچھ بھی ہو یہ ترجمہ بالکل صحیح ہے۔ تو گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ انکی نظر میں حضور کی حدیث غلط ہوئی چونکہ ترجمہ اور حدیث آپس میں ایک دوسرے کے منافی ہیں۔ اس لیے ان دونوں میں سے کوئی ایک صحیح ہوگا اگر وہ ترجمہ کو صحیح کہتے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہ حدیث کو غلط قرار دے رہے ہیں تو گویا اس فرقے کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی اعلحضرت کے قول کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں یعنی معاذاللہ ثم معاذاللہ انکی نظر میں اعلحضرت کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہیں بڑھکر ہوا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس توہین رسالت کو محبت رسول اور عشق رسول کا نام دیا جاتا ہے۔ اور جو حدیث کو ٹھکرا کر اس توہین رسالت کے کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا الٹا اسکو گستاخ رسول کہا جاتا ہے ۔ حالانکہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ کہ اسوقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسکو اسکے باپ اسکی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ کیا تمام لوگوں سے زیادہ حضور سے محبت اسی کو کہتے ہیں کہ اعلحضرت کی محبت میں انکے قول کو حضور کے قول پر ترجیح دی جائے اور انکے قول کے مقابلے میں حدیث رسول کو بھی ٹھکرا دیا جائے؟۔ کیا اسی کا نام عشق مصطفے ہے یا اس عشق مصطفے کی آڑ میں کسی نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جارہی ہے؟۔

علمی اختلاف:-

اس فرقے کے لوگوں سے جب حدیث رسول کا کوئی جواب بن نہیں پڑتا تو اعلحضرت سے علمی اختلاف کرنے کو انکی گستاخی بے ادبی اور اسکو انکی دشمنی قرار دیکر عوام کے اندر بدگمانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کہہ کر عوام کو بددل کیا جاتا ہے کہ یہ ادنی حضرت اعلی حضرت کے مدمقابل آکر انپر زبان طعن دراز کر کے بے باکی اور منہ زوری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ انکی سوچ درست نہیں۔۔۔۔ دیکھیے علمی مسائل پر حضرت ابن عباسؓ نے حضرت ابوہریرہؓ سے اختلاف کیا حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے اختلاف کیا۔۔۔ امام شافعی امام احمد بن حنبل امام مالک اور امام اعظم ابو حنیفہ نے ایک دوسرے اختلاف کیا۔۔۔ خود امام اعظم ابو حنیفہ کے نامور شاگر امام ابو یوسف اور امام محمد نے اپنے استاد امام اعظم سے اختلاف کیا۔۔ حتی کے خود اعلحضرت فاضل بریلوی نے بھی بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور مسلمہ فقہاء سے اختلاف کیا۔۔ اعلحضرت سے محبت رکھنے والے بہت سے اہلسنت کے نامور اکابر علماء اور فقہاء نے اعلحضرت کی حیات ظاہری میں بھی اور آپکے وفات کے بعد بھی بہت سے علمی مسائل پر آپ سے اختلاف کیا۔ کیا معاذاللہ یہ اختلاف کرنے والے اس علمی اختلاف کے باعث ایک

دوسرے کے دشمن کہلائیں گے ایک دوسرے کے گستاخ اور بے ادب قرار پائیں گے۔ کیا اعلحضرت نے بڑے بڑے علماء اور فقہاء سے اختلاف کر کے کیا انپر زبان طعن دراز کی ہے؟ کیا انسے منہ زوری کی ہے کیا انہوں نے انکی بے ادبی اور گستاخی کی ہے۔۔؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں علمی مسائل میں یہ اختلاف زحمت یا عداوت نہیں بلکہ خدا کی رحمت ہے۔ اور نہ صرف صحابہ اور تابعین واکابرین بلکہ خود اعلحضرت کی بھی سنت ہے۔

اعلحضرت فاضل بریلوی کے خاص شاگرد اور خلیفہ اور آپکے اولین سوانح نگار حضرت مولانا ظفرالدین بہاری ؒ نے اپنی تصنیف میں اعلحضرت کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز اعلحضرت فاضل بریلوی اور تاج الفحول حضرت علامہ مولینا شاہ عبدالقادر بدایونی ؒ کے درمیان صفات باری تعالی کی عینیت اور غیریت کے مسئلہ پر اختلاف ہوگیا کافی بحث و تحقیق کے بعد طے پایا کہ اسکا فیصلہ اسطرح ہوگا کہ حضرت سید شاہ اچھے میاں ؒ کی تصنیف ائین احمدی دیکھتے ہیں اسمیں جو لکھا ہوگا وہ سبکو ماننا پڑے گا۔ اعلحضرت نے بھی اس فیصلہ کو تسلیم کرلیا۔ چنانچہ جب وہ کتاب منگائی گئی اور اس کو دیکھا تو اس میں حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کی بات کی تصدیق نکلی یہ دیکھ کر اعلحضرت نے کسی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں فرمایا بلکہ بغیر کسی تردد کے اپنی بات سے رجوع کرلیا اور فرمایا کہ چونکہ میرے مرشدان عظام نے یہ فرمادیا ہے لہذا میں بغیر کسی دلیل کے آپکی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ (حیات اعلحضرت ص ۵۴) اس واقعہ سے اعلحضرت کی توہین نہیں بلکہ آپکی عظمت کا پتہ چلتا ہے کہ انہوں حق واضح ہونے کے بعد اسکو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بنایا بلکہ حق کو تسلیم کرلیا۔ اور اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ اس اختلاف کرنے پر حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی اعلحضرت کے گستاخ یا دشمن نہیں بن گئے۔ یہی وجہ ہے جس طرح اعلحضرت تاج الفحول حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کا پہلے ادب کرتے تھے اسی طرح آخر تک ادب کرتے رہے۔ اور اس ادب اور احترام کے رشتوں میں آپ نے سرمو فرق نہیں آنے دیا۔

ثابت ہوا کہ کسی علمی مسئلہ پر اعلحضرت سے اختلاف کرنے کو انکی بے ادبی،

گستاخی یا انکی دشمنی یا انسے بغض و عداوت پر اسکو محمول کرنا یا اختلاف کرنے والے کو سنیت اور اسلام سے ہی خارج کردینا یا واجب القتل قرار دیدینا یہ طرز فکر درست نہیں۔ بلکہ خود اعلحضرت کے طریقہ کے منافی ہے۔

مسئلہ مغفرت ذنب:۔

مغفرت ذنب کے مسئلے پر فقیر کی اتنی بساط اور ہمت نہیں کہ اعلحضرت جیسے عظیم ذات کے کسی قول کے متعلق کوئی لب کشائی کرسکوں۔ کیونکہ وہ علم کا سمندر ہیں فقیر انکے سامنے سمندر کا ایک معمولی سا قطرہ ہے۔ لیکن اعلحضرت نے اس سلسلے میں جو ترجمہ فرمایا ہے۔ وہ علامہ خراسانی اور علامہ مکی کے اس نظریہ کے مطابق ہے جس کا آج سے کئی سو سال پہلے امام رازی اور علامہ جلال الدین سیوطی جیسے اکابر علماء اور فقہاء بڑے وزنی دلائل کے ساتھ اسکا رد فرماچکے ہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ قول صریح احادیث کے خلاف ہے۔ ہوسکتا ہے یہ ناقل کی غلطی سے اعلحضرت کی طرف یہ قول منسوب ہوگیا ہو۔ جبکہ حقیقت میں انکا قول ہی نہ ہو۔ یا پھر ہوسکتا ہے کہ بے شمار علمی دینی تبلیغی اور روحانی کاموں میں انہماک کے باعث اعلحضرت کی توجہ ان احادیث مبارکہ کی طرف نہ گئی ہو جنکی مخالفت اس قول میں لازم آرہی ہے۔ ورنہ ان جیسے سچے عاشق رسول سے یہ ہرگز ممکن نہیں تھا کہ وہ حدیث کے خلاف کسی قول کو اختیار فرماتے بلکہ جیسا کہ اوپر حضرت مولانا ظفرالدین رضوی ؒ کے حوالے سے ایک واقعہ درج ہوا اس کے مطابق اگر اعلحضرت کی ظاہری حیات میں یہ بات انکے سامنے آجاتی تو یقیناً وہ اسی طرح اس قول سے فوراً رجوع فرمالیتے جس طرح انہوں نے عینیت و غیریت کے مسئلے پر اپنے قول سے رجوع فرما کے حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کی بات کو تسلیم فرمالیا تھا۔ لہذا اس مسئلے پر اعلحضرت کی طرف سے ہرگز کوئی بدگمانی ذہن میں نہ لائی جائے۔ ہاں البتہ اب جبکہ یہ بات واضح ہوکر سامنے آگئی ہے کہ یہ معنی صریح احادیث کے خلاف ہیں۔ اب کسی عاشق رسول کو یہ زیب نہیں دے تاکہ وہ حضور کی حدیث کے مقابلے میں کسی کے قول کو ترجیح دے اور اسکو صحیح بتائے۔ کیونکہ اسطرح وہ جانتے بوجھتے دیدہ دانستہ قصداً اور عمداً حضور کی حدیث کو ٹھکرا رہا ہے

جو کم از کم کسی مسلمان کے شایان شاں نہیں۔

محبت واحترام اعلیٰحضرت:۔

جہاں تک اعلیٰحضرت فاضل بریلوی سے ہماری قلبی تعلق دلی محبت اور انکی علمی عظمت کی بات ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے نزدیک اعلیٰحضرت فاضل بریلویؒ کی ذات اس دور کی ایک محیر العقول علمی اور روحانی شخصیت تھی۔ انکو اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت کے جس بحر بیکراں سے نوازا تھا اسکی نظیر اس صدی میں ملنا مشکل ہے۔ آپ نے اس صدی میں جس طرح عشق مصطفےٰ کی روشنی پھیلائی اور گستاخان رسالت کا مقابلہ کر کے عظمت مصطفےٰ کے ہر طرف جو پرچم بلند کیے، علم مصطفےٰ کی خوشبوں سے جسطرح عالم کو مہکایا وہ آپکے ایسے کارہائے نمایاں تھے جنھوں نے ہر عاشق رسول کو آپکا گرویدہ بنادیا تھا۔ اور اسی کے باعث فقیر اور فقیر کے آباؤ اجداد کے قلوب بھی اعلیٰحضرت کی محبت سے لبریز ہیں۔ حالانکہ فقیر کا اور فقیر کے آباؤ اجداد کا اعلیٰحضرت فاضل بریلوی سے نہ استاد شاگردی کا تعلق ہے نہ پیری مریدی کا رشتہ ہے نہ انکے نام پر اپنے مدرسوں رسالوں اور خانقاہوں کے نام رکھ کر کھانے کمانے کا ہمارا کوئی دھندہ ہے بلکہ ہمارے دارالعلوم کا نام تو جامعہ مجددیہ ہے ہم تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے منگتے ہیں اور انہیں کے نام کا کھاتے ہیں لیکن اسکے باوجود اعلیٰحضرت سے صرف عشق رسول کی بنیاد پر بے پناہ محبت بھی رکھتے ہیں اور عشق کی حد تک ان سے پیار بھی کرتے ہیں۔ اور اعلیٰحضرت بھی فقیر کے آباؤ اجداد سے بڑی محبت فرماتے تھے اور انکا بڑا احترام فرمایا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ ان القاب سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جو میرے جد امجد (دادا) مشہور زمانہ کتاب رکن دین کے مصنف وقت کے عارف کامل حضرت خواجہ شاہ محمد رکن الدین الوریؒ اور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے اپنے مکاتیب میں ایک دوسرے کیلئے تحریر فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ شاہ محمد رکن الدین الوریؒ نے اعلیٰحضرت کے نام اپنے دو مکاتیب میں آپکو ان القاب سے یاد فرمایا

تاج العلماء، مایہ ناز ماسنیاں، مخزن علوم حضرت مولانا الحاج مولوی احمد رضا خاں صاحب مد اللہ ظلالکم۔

(فتوی رضویہ ج ۹ ص ۱۲۹/۱۱۷)

قامع بدعت و ضلالت جامع معقول و منقول جناب مولانا احمد رضا خاں صاحب ادام اللہ فیوضھم وبرکاتہم۔

(فتوی رضویہ ج ۹ ص ۳۵۶)

اسکے جواب میں اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے حضرت خواجہ شاہ محمد رکن الدین الوریؒ کو ان معزز القاب سے مخاطب فرمایا۔

مولانا المکرم ذی المجد الکرم اکرم کم الاکرم تعالیٰ وتکرم

(فتوی رضویہ جلد ۹ ص ۱۱۸)

بملاحظہ مولانا المجبل المکرم المکین جعل اللہ تعالیٰ ممن شید بھم رکن الدین

(فتوی رضویہ ج ۹ ص ۳۵۰)

اسی طرح جب ایک زمانہ میں خود اعلیٰحضرت فاضل بریلویؒ اور انکے رفقائے کار پر ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں نازیبا اشعار کہنے اور اسکے شائع کرنے پر انکی توہین و گستاخی کرنے کا الزام لگایا گیا تو دہلی میں جامع مسجد فتح پوری کے شاہی امام و خطیب اور ہندوستان کے اسوقت اہلسنت والجماعت کے مایہ ناز اور مقتدر عالم فقیہ اور عظیم مفتی اور خانقاہ مسعودیہ کے سجادہ نشین اور میرے نانا حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہؒ سے اعلیٰحضرت اور انکے رفقاء کے خلاف فتوی منگائے گئے لیکن میرے نانا نے اعلیٰحضرت اور انکے رفقاء کے خلاف فتوی دینے کے بجائے اپنے کئی تفصیلی فتووں میں اعلیٰحضرت کا بھرپور دفاع فرمایا اور انکی طرف سے صفائی پیش کی۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اس الزام سے انکی اور انکے رفقاء کی مکمل برائت کا اظہار و اعلان فرمایا۔ فتوی مظہریہ کے صفحات ۳۸۶ تا ۴۰۵ آج بھی اس کے گواہ ہیں۔

جبکہ اس موجودہ دور میں انہیں مفتی اعظم حضرت شاہ مظہر اللہؒ کے نور نظر اور لخت جگر انکی روحانی نسبتوں کے امین اور سجادہ نشین اور میرے ماموں حضرت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ جو ماہر رضویات کے نام سے اہل علم میں معروف و مشہور ہیں۔ انہوں نے فاضل بریلوی کو بدنام کرنے والی گستاخان رسالت کی تحریکوں اور انکی مذموم سازشوں کا پردہ چاک کر کے آپ کے حسین و دلربا کارناموں سے

سارے عالم کو روشناس کرایا اور آپکی عظمتوں کے پرچم دنیا کے کونے کونے اور گوشے گوشے میں لہرادیئے۔

اعلحضرت سے ایسی والہانہ محبت رکھنے والے اسی خاندان کا میں بھی ایک فرد ہوں میں نے جب سے آنکھ کھولی ہے اعلحضرت کے محبت اور عظمت بھرے تذکروں کی خوشبوؤں سے اپنے گھر کی در و دیوار کو معطر اور بسا ہوا پایا ہے۔ ایسی ماحول میں پروان چڑھنے والا اعلحضرت کی ادنی سی اہانت یا بے ادبی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے آباؤ اجداد اور اکابرین کے ممدوح اور محبوب کی شان میں کوئی نازیبا بات کہنا تو کجا کسی دوسرے سے سنا بھی گوارا نہیں کر سکتا اور بالخصوص جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے دامن سے وابستہ ہو اور حضرت مجدد پاک کے اس ارشاد پاک پر جس کا یقین کامل ہو کہ

اس گروہ (اولیاء) کا بغض زہر قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کی مایوسی کا باعث ہے۔ ونیز شیخ الاسلام ھروی فرماتے ہیں کہ الہی تو جسکو اپنے دربار میں دھتکارنا چاہتا ہے اسکو تو ہمارا مخالف بنادے تا ہے۔

(مکتوبات امام ربانی مکتوب ۱۰۶ بنام محمد صادق کشمیری)

ایسا شخص اعلی حضرت جیسے ولی کامل کی طرف سے دل میں کسی بھی قسم کا بغض و عداوت لاکر ہمیشہ کی محرومی کا سودا کبھی نہیں کر سکتا۔ لہذا اس علمی اختلاف کو اعلی حضرت کی بغض و عداوت رکھنے یا انکی اھانت پر اسکو محمول کرنا کسی طرح سے بھی درست نہیں۔ اور نہ اس سے اعلحضرت کے علمی مقام و مرتبہ میں کوئی کمی واقع ہوگی۔

خلاصۂ کلام:۔

بہر حال میں نے اشد ضرورت محسوس کی کہ اس مغفرت ذنب کی تحقیق کو مع اسکے مکمل دلائل کے پوری دیانت داری اور خلوص نیت کیساتھ تحریر کردیا جائے۔ تاکہ علماء کے درمیان جو بدگمانیاں پھلائی جارہی ہیں اسکا سد باب بھی ہوجائے اور اس مسئلہ کی آڑ میں انبیاء و اولیاء اور اعلحضرت اور انکے والد گرامی کو کافر بے ادب اور گستاخ بناکر جس نئے خطرناک فرقے کی بنیاد ڈالی جارہی ہے اسکے مکر و فریب سے عوام و خواص کو بھی آگاہ اور

ہوشیار کر کے انکے متاع ایمان کو بھی لٹنے سے بچالیا جائے۔

اللہ تعالی میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔ اور جو لوگ اس نئے فرقے کے دام و فریب میں پھنس رہے ہیں۔ انکو اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

عاصی و خطاء کار مغفرت رب کا امیدوار

ابو الخیر محمد زبیر

آزاد میدان ہیر آباد حیدر آباد

مراد ہے۔ انکے نزدیک بھی اس آیت میں ذنب کی نسبت امت کی طرف نہیں بلکہ خود حضور کی طرف ہے چنانچہ حضرت صدر الافاضل وماادری مایفعل بی ولابکم کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔

یہ آیت منسوخ ہے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مشرک خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لات وعزی کی قسم اللہ تعالی کے نزدیک ہمارا اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال یکساں ہے انہیں ہم پر کچھ بھی فضیلت نہیں اگر یہ قرآن انکا اپنا بنایا ہوا نہ ہوتا تو انکا بھیجنے والا انہیں ضرور خبر دے تاکہ انکے ساتھ کیا کریگا تو اللہ تعالی نے یہ آیت لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر نازل فرمائی صحابہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور کو مبارک ہو آپ کو تو معلوم ہوگیا کہ آپ کے ساتھ کیا کیا جائیگا یہ انتظار ہے کہ ہمارے ساتھ کیا کیا جائیگا اسپر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لیدخل المومنین والمومنات جنت تجری من تحتھا الانھار یہ آیت نازل ہوئی بشر المومنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیراً ( ) تو اللہ تعالی نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اور مومنین کیساتھ کیا۔

حضرت صدر الافاضل نے یہ فرماکر کہ اللہ تعالی نے بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اس بات کی صراحت کردی کہ انکے نزدیک لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک میں حضور کے ذنب کی مغفرت مراد ہے امت کے ذنب کی مغفرت مراد نہیں۔

اسی قسم کی تفسیر علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی ہے۔ (جیساکہ گزشتہ اوراق میں گزری)

اب کیا ان مفتیان کرام کی فتوی کی روسے اعلحضرت اور انکے چہیتے اور خاص شاگرد اور خلیفہ صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی، اور مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی لیغفرلک اللہ والی آیت میں امت کی مغفرت کے بجائے خود حضور کی مغفرت مراد لینے اور ذنب کا

تعلق امت کے بجائے حضور سے کرنے پر کیا یہ حضرات بھی گستاخ بے ادب اور کافر ٹھیرینگے اور توھین رسالت کرنے پر واجب القتل قرار پائینگے۔ (معاذاللہ ثم معاذاللہ)۔

اعلحضرت کے والد کا کلام:۔

اعلحضرت فاضل بریلوی شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی اور اپنے وقت کے متبحر عالم دین علامہ مولانا شاہ نقی علی خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایک حدیث مبارک کا ترجمہ کرتے ہوئے ذنبک سے امت کے گناہوں کی مغفرت مراد نہیں لے رہے۔ بلکہ اس سے خود حضور کی مغفرت مراد لیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں آپ نے اسقدر عبادت کی کہ پائے مبارک سوج گئے لوگوں نے کہا کہ آپ تکلیف اسقدر کیوں اٹھاتے ہیں کہ خدا نے آپ کو اگلی پچھلی خطاء معاف کی۔ فرمایا افلااکون عبداً شکوراً
(سرور القلوب، شاہ نقی علی خاں ص ٣٣٢)

اسی حدیث مبارک کا ترجمہ اپنی دوسری کتاب الکلام الاوضح میں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کہ خدا نے اگلے پچھلے قصور آپکے معاف کردئے" (الکلام الاوضح، علامہ نقی علی خاں ص ٣٣٢)

ایک مقام پر آیۃ مبارکہ لیغفرلک اللہ میں ذنب کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہونے کی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

دیکھو آیۃ مبارکہ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر باوجود عصمت انبیاء کے وارد کبھی بادشاہ اپنے کسی خاص مقرب کو ایک قسم کی خصوصیت کے ساتھ ممتاز فرماتا ہے۔ اور اس سے مقصود صرف عزت بڑھانا ہے نہ کہ وقوع اسکا جیسے بعض مصاحبوں اور وزیروں کے لئے حکم ہوتا ہے ہم نے تمہیں خون تجھے معاف کیے حالانکہ بادشاہ جانتا ہے ایسے شخص مہذب سے خون کبھی واقع نہ ہوگا یا کبھی بعض وزراء کے صوبوں اور سرداران ملک کے نام حکم جاری ہوتا ہے

جب وہ تمہارے پاس آئے تو اسکے حکم کو میرا حکم سمجھو اور اسکی
اطاعت واجب جانو اگرچہ وہ وزیر کبھی دار الخلافہ سے باہر نہ جائے
ہاں اس قسم کی باتوں سے عزت اس مصاحب اور وزیر کی لوگوں کے
دلوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ سو یہاں بھی عزت اپنے محبوب کی بڑھانا
مقصود ہے۔ (سرور القلوب، شاہ نقی علی خاں، ص ۳۳۶)

اعلحضرت کے والد گرامی بھی آیۃ مبارکہ میں امت کے بجائے خود حضور کی مغفرت مراد لیکر ذنب کی نسبت کو حضور ہی کے ساتھ قائم رکھے ہوئے ہیں اور اسکی توجیہ وہ ہی فرمارہے ہیں جو میں نے ابتداء میں علامہ سبکی علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی اور شیخ محقق کے حوالہ سے بیان کی ہے۔ اس کے متعلق بھی وہ ہی مفتی صاحب فرماتے ہیں۔

کہ سات خون معاف کرنے کی مثال اور یہ توجیہ بڑی بھونڈی اور
احمقانہ ہے اور ایسی مثال حضور پر فٹ کرنا سخت توھین گستاخی اور
بے ادبی ہے۔

جن علمائے کرام نے اس فتوے کی تعریف وتصدیق فرمائی ہے انسے میں بڑے ادب کیساتھ عرض کروں گا کہ اب جبکہ بعینہ یہ توجیہ اعلحضرت کے والد گرامی نے بھی فرمادی ہے تو اب آپکی اعلحضرت کے والد گرامی کے بارے میں کیا رائے ہے کیا انہوں نے بھی کوئی بھونڈی اور احمقانہ بات کی ہے اور کیا وہ بھی آپ کے فتوی کی رو سے بے ادب وگستاخ قرار پائینگے؟

آخیر میں پھر میں علمائے کرام سے بڑے احترام کیساتھ یہی گزارش کرونگا کہ آپ کو اللہ نے علم دیا ہے۔ خدارا کسی کی تصدیق کرنے سے پہلے یہ تو سوچ لیا کیجیئے کہ وہ کیا لکھ رہا ہے۔ اسکے جاہلانہ اور ملحدانہ فتووں کی زد میں کون کون آرہا ہے معاذاللہ! جس کفرو ارتداد اور جہالت وگستاخی کے فتوے کی زد میں انبیاء اور صحابہ سے لیکر اس دور کے غزالیٔ زماں تک سینکڑوں بلکہ ہزاروں علماء صوفیاء اولیاء مفسرین ومحدثین آرہے ہوں۔ ایسے فتووں کی تصدیق کرکے آپکو کیا ملیگا؟ کہیں لاشعوری طور پر آپ کسی نئے فرقہ کے وجود میں

لانے کی سازش کا شکار تو نہیں ہورہے۔ اللہ تعالی امت مسلمہ کو ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔